السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عارضہ دوران سر میں بتلا ہے، جس کی وجہ سے طاقت سفر کی نہیں رکھتی اور اس کو مقدور حج کرنے کا ہے اور محرم بھی اپنے ہمراہ لے جا سکتی ہے مگر اپنے عارضہ سے مجبور ہے، پس اس پر بالفعل حج فرض ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ ہرگاہ وہ عورت بعارضہ دوران سر بتلا ہے، اور طاقت سفر کی نہیں رکھتی، بالفعل حج اس پر فرض نہیں اور جو ابتداء بلوغ سے مقدور زاد دراحلہ وصحت بدن اور محرم ساتھ لے جانے کے واسطے رکھتی تھی اور خرچ راہ محرم کے لیے بھی رکھتی تھی اور پھر باوجود شرائل حج کے پہلے حج کرنے کا اس کو اتفاق نہ ہوا اور اب وہ مرض میں گرفتار ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے حج کرا دے یا وصیت کرے کہ بعد میرے حج کرا دینا میرے مال مملوکہ سے اور جو اپنے روبرو زندگی میں حج نہ کرایا اور نہ وصیت کی حج کرانے کی تو گنہگار ہوگی۔

اما شرط وجوبہ فمنھا الاسلام ومنھا العقل والبلوغ والحریة ومنھا القدرة علی الزاد والراحلة ومنھا سلامة البدن ومنھا امن الطریق ومنھا المحرم للمرأة شابة کانت او عجوزة وجود المحرم شرط لوجوب الحج ام لادائہ بعضھم جعلوہ شرط للوجوب)) وبعضھم شرطا للاداء وھوالصحیح وثمرة الخلاف فیما اذا مات قبل الحج فعلی قول الاولین لایلزمہ الوصیة وعلی قول الاخرین تلزمہ کذا فی النھایة ھکذا فی العالمگیریہ واللہ اعلم)) (حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ، فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۲۲ طبع لاہور)

حج کے واجب ہونے کی شرطیں یہ ہیں، مسلمان ہو عاقل ہو، بالغ ہو، آزاد ہو، سواری اور خرچ ہو، تندرستی ہو، راستہ پر امن ہو اگر عورت ہو تو ساتھ محرم ہو، خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی اور عورت کے لیے محرم کا وجود واجب ہونے کے لیے شرط ہے یا حج کے ادا کرنے کے لیے بعض نے وجوب کے لیے شرط قرار دیا ہے اور بعض نے ادا کے لیے اور یہی صحیح ہے اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر حج کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کو پہلے قول کے مطابق وصیت کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اور دوسرے قول کے مطابق اس کو وصیت لازم ہوگی۔''

(نہایہ اور عالمگیری میں بھی اسی طرح ہے، واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 08 ص 59

محدث فتویٰ